باب نمبر **3**

سیرت نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

(الف) نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) بطور مثالی سربراہِ خاندان

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے بطور مثالی سربراہِ خاندان (تعلیمی اور ترجیحی) کردار کے متعلق جان سکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے بطور سربراہِ خاندان مختلف افراد (بزرگوں، ازواج، اولاد، بہن بھائیوں و دیگر اراکینِ خاندان) سے حسنِ تعامل کو سمجھ سکیں۔
- سیرت النبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی روشنی میں سربراہِ خاندان کی ذمہ داریوں پر عمل کے فوائد و ثمرات کا جائزہ لے سکیں۔
- سیرت نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے سربراہِ خاندان کی عملی مثالیں جان کر انھیں اپنی عملی زندگی میں شامل کرتے ہوئے معاشرے اور خاندان کے استحکام میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔
- سیرت نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی روشنی میں سربراہِ خاندان کی ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی سے ادا کرنے کے ثمرات حاصل کر کے دنیوی راحت اور اخروی سعادت حاصل کر سکیں۔

سوال 1: سربراہِ خاندان کی حیثیت سے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے مثالی کردار پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کا بطورِ سربراہِ خاندان مثالی کردار:

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کی خاندانی زندگی محبت، نرمی اور حسن سلوک سے بھری ہوئی تھی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اپنی بیویوں کے ساتھ نہایت عزت و احترام، محبت، پیار اور حسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم گھر کے کاموں میں ان کی مدد کرتے تھے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ (سورۃ النساء: 19)

ترجمہ: "اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کا برتاؤ کرو"

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: "نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے تھے، جیسے جوتے مرمت کرنا اور کپڑے سینا" (صحیح بخاری: 6039)۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا فرمان ہے:

"تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے اچھا ہو" (جامع ترمذی: 3895)۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی زندگی ایک کامل نمونہ ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ مرد کو گھر میں نرم دل، انصاف پسند اور خوش اخلاق ہونا چاہیے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سب سے زیادہ نرم دل شوہر تھے"۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے کبھی اپنی بیویوں پر غصہ نہیں کیا، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ہمیشہ اپنی بیویوں سے نرمی سے گفتگو فرماتے

stepacademyofficial.com

تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی خاندانی زندگی ہمیں سکھاتی ہے کہ گھر میں پیار، برداشت اور احترام ہونا چاہیے۔ سنتِ نبوی کے اس روشن پہلو پر عمل کر کے ہم اپنی گھریلو زندگی کو خوشگوار بنا سکتے ہیں۔

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کی حیاتِ طیبہ کا ہر پہلو انسانیت کے لیے مشعلِ راہ ہے، خصوصاً آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کی خاندانی زندگی اسوۂ حسنہ کی ایک اعلیٰ ترین مثال ہے۔ بطور سربراہِ خاندان، آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے رشتوں کو محبت، شفقت، عدل، اور تربیت کے بہترین اصولوں پر قائم رکھا۔ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے بیویوں، بچوں اور اقرباء کے ساتھ ایسا مثالی حسنِ سلوک فرمایا کہ رہتی دنیا تک خاندان کی بنیاد پر ایک مثالی معاشرہ قائم کرنے کا معیار بن گیا۔

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے اپنی ازواجِ مطہرات کے ساتھ محبت، شفقت اور عزت کا بے مثال نمونہ قائم کیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم ہمیشہ ان کے حقوق کا خیال رکھتے، ان کی بات غور سے سنتے اور ان کے دکھ درد میں شریک ہوتے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (سورۃ النساء: 19)۔

ترجمہ: "اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کا برتاؤ کرو"

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

"خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي" (جامع ترمذی: 3895)

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر ہو، اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے بہتر ہوں۔"

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے کبھی ازواج کو غصے یا سختی سے نہیں بلایا بلکہ ہمیشہ نرمی اور محبت سے پیش آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

"نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم مجھ سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے اور میرے ساتھ بہت نرمی کرتے تھے" (صحیح بخاری: 4807)

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی زندگی ازواج کے ساتھ میل جول، تعاون اور پیار کی بہترین مثال ہے جو ہر مسلمان مرد کے لیے راہنمائی ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنی گھریلو زندگی میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے اس مثالی حسنِ سلوک کو اپنائیں تاکہ خاندان میں محبت اور سکون قائم رہے۔

ازدواجی معاملات میں سنت نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم:

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے ازدواجی زندگی کو محبت، صبر، اور حسنِ سلوک کا بہترین نمونہ بنایا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے سب سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے" (سنن ترمذی: 1162)۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے کبھی اپنے گھر والوں کو ناراض نہیں کیا بلکہ ہمیشہ ان کی ضروریات کا خیال رکھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

"بیوی کے حقوق کا خیال رکھو، کیونکہ وہ تمہاری امانت ہے" (سنن ابوداؤد: 2179)۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے صبر اور معاف کرنے کی تعلیم دی، اور جھگڑوں میں نرمی سے بات کرنے کا طریقہ بتایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

"نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم اپنے گھر والوں کے ساتھ بہت نرمی اور محبت کا معاملہ فرماتے تھے" (صحیح بخاری: 4807)۔

stepacademyofficial.com

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کی ازدواجی زندگی کا ایک نمایاں وصف عدل و انصاف تھا۔ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے کبھی کسی بیوی کو دوسرے پر فوقیت نہیں دی، بلکہ ہمیشہ مساوات کو ملحوظ رکھا۔ جب آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) سفر پر روانہ ہوتے تو ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے اور جس کا نام نکلتا، اسے ہمراہ لے جاتے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً﴾ (سورۃ النساء، 3)

ترجمہ: "پھر اگر تمھیں یہ اندیشہ ہو کہ تم (ان بیویوں کے درمیان) عدل نہ کر سکو گے تو ایک ہی بیوی (پر اکتفا کرو)"

ازدواجی تعلقات میں محبت، شفقت، برداشت اور عدل و انصاف کو خاص اہمیت حاصل ہے اسی وجہ سے خاندانی نظام کو تقویت ملتی ہے اور نفرتوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ سنت نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو اپنائیں تاکہ ہمارے گھر محبت اور امن و سکون کا گہوارہ بن سکیں۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے بیٹیوں سے محبت اور عزت و احترام کا بے مثال نمونہ قائم فرمایا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا: "جس شخص کو تین بیٹیاں یا تین بہنیں دی جائیں اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے، وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا" (سنن ترمذی: 1940)۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ﴾ (سورۃ النساء: 131)

ترجمہ: "اور ہم نے اُنھیں تاکید فرمائی جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور تمھیں بھی کہ اللہ (کی نافرمانی) سے بچو"

یہ آیت محبت، انصاف اور عدل کی تعلیم دیتی ہے جو ہر والدین کو اپنی اولاد خاص طور پر بیٹیوں کے ساتھ کرنی چاہیے۔ نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے بیٹیوں کو گلے لگانا، ان سے محبت کرنا اور ان کی عزت کرنا سکھایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم بیٹیوں سے بہت محبت کرتے تھے اور انہیں نوازا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری: 5995)۔

آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) اپنی بیٹیوں کے ساتھ محبت، عزت اور شفقت سے پیش آتے، حتیٰ کہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) خود کھڑے ہو جاتے، انہیں بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

"وَكَانَ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ فَاطِمَةُ قَامَ إِلَيْهَا، فَأَخَذَ بِيَدِهَا، فَقَبَّلَهَا، وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ" (جامع ترمذی: 3872)

"جب فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کے پاس آتیں، تو آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) ان کے استقبال کے لیے کھڑے ہو جاتے، ان کا ہاتھ پکڑتے، انہیں بوسہ دیتے، اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔"

بیٹیوں کی تربیت، تعلیم، اور حسن سلوک میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی تعلیمات کو اپنانا ہر والدین کی ذمہ داری ہے۔ اس محبت میں اللہ کی خوشنودی اور رحمت ہے۔

بیٹیوں کی عزت اور تحفظ کا احساس:

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے بیٹیوں کی عزت اور تحفظ کو بہت اہمیت دی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا: "جنت ماں کے قدموں تلے ہے" (صحیح بخاری: 5971)، اس لیے ماں اور بیٹی کی عزت بہت بڑی چیز ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے بیٹیوں کو گالی، حقارت یا بدسلوکی سے بچانے کی تعلیم دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ہمیشہ بیٹیوں کے ساتھ نرمی اور شفقت

stepacademyofficial.com

سے پیش آتے تھے۔ (صحیح مسلم: 2318)۔

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) نے بیٹیوں کی زندگی میں ہر لمحہ اُن کے ساتھ تعاون فرمایا۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی درخواست پر، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اُن کے شوہر حضرت ابو العاص بن ربیع کو بدر کے قیدیوں میں سے رہا فرمایا۔ اس واقعے میں بیٹی کی بات سننا، اُس کی عزت کرنا اور اُس کے رشتے کی حفاظت کا عظیم درس موجود ہے۔

اسی طرح غزوہ بدر میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیماری کے باعث مدینہ منورہ میں چھوڑا اور بعد ازاں انہیں بدری صحابہ میں شامل فرمایا۔ یہ نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کی ایثار، شریعت کی روح اور انسانی رشتوں کے تقدس کو ظاہر کرتا ہے۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے بیٹیوں کی تعلیم، تربیت اور ان کی عزت کا خاص خیال رکھا۔ بیٹیوں کی حفاظت اور عزت ہمارے معاشرتی فریضہ میں شامل ہے۔ ہمیں نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی سنت کے مطابق ان کا احترام اور خیال کرنا چاہیے تاکہ معاشرہ مضبوط اور خوشحال بنے۔

سوال 2: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی حضرات حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا، حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ خصوصی محبت پر نوٹ فرمائیں۔

جواب: حضرت حسن و حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے شفقت و تربیت:

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) نے اپنے نواسوں حضرت حسن اور حضرت حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے بے حد محبت اور شفقت کا مظاہرہ فرماتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اپنے نواسوں کو گود میں بٹھاتے اور ان سے پیار کرتے تھے۔ (صحیح بخاری: 4998)۔

نبی کریم نے اپنے نواسوں حضرت حسن اور حضرت حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مثالی محبت فرمائی۔ آپ نے فرمایا:

"اَللّٰھُمَّ أَحِبَّھُمَا فَإِنِّي أُحِبُّھُمَا" (صحیح بخاری: 3749)

"اے اللہ! تو ان دونوں سے محبت فرما، کیونکہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں"۔

آپ ان کو کندھوں پر بٹھاتے، پیار کرتے، ان کی تربیت کرتے، اور ان کے ساتھ کھیلتے۔

نواسی سیدہ امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ نرمی و شفقت:

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) بچوں کے ساتھ نرمی، محبت اور شفقت کے عظیم نمونہ تھے، خصوصاً اپنی نواسی سیدہ امامہ بنت ابو العاص رضی اللہ عنہا کے ساتھ۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے اور امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے کندھوں پر تھیں۔ جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سجدہ کرتے تو انہیں زمین پر بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو دوبارہ اٹھا لیتے۔ (صحیح بخاری: 516)۔

اس عمل سے واضح ہوتا ہے کہ نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے بچوں کی موجودگی کو نہ صرف برداشت فرمایا بلکہ ان سے محبت کا اظہار بھی کیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے نماز جیسے اہم فریضے کے دوران بھی اپنی نواسی کو ساتھ رکھا، جو شفقت کا عظیم مظاہرہ ہے۔ یہ سلوک ہمیں سکھاتا ہے کہ بچوں کے جذبات کا خیال رکھنا اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا دین کا حصہ ہے۔ نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم بچوں کو عزت دیتے، ان سے مسکراتے اور ان کی تربیت شفقت سے کرتے۔ ہمیں بھی یہی طرز عمل اپنانا چاہیے تاکہ ہماری نسلیں نرمی اور محبت سے

stepacademyofficial.com

پرواز چڑھ سکیں۔

حضرت زید بن حارثہ سے رسول اللہ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کی محبت:

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے سب سے عزیز صحابی اور غلام تھے، جنہیں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے آزاد کیا اور اپنا بیٹا قرار دیا۔

حضرت زید کی وفاداری اور قربانی کی مثال نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے لیے خاص تھی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ان کے حق میں دعائیں کیں اور ان کے ساتھ ہمیشہ شفقت کا سلوک کیا۔ زید کی وفات پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم بہت غمگین ہوئے اور ان کے لیے خصوصی نماز جنازہ ادا کی۔ یہ محبت اور احترام خاندان اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی رحمت و شفقت کی علامت ہے۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے اپنے گھر میں پالا اور اس قدر محبت دی کہ انہوں نے اپنے والدین کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ بعد ازاں نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے انہیں اپنا منہ بولا بیٹا قرار دیا اور مکہ میں سب کے سامنے اعلان فرمایا، یہاں تک کہ انہیں زید بن محمد کہا جانے لگا۔ قرآن میں جب نسب کی نسبت کا حکم نازل ہوا:

﴿اُدۡعُوۡهُمۡ لِاٰبَآئِهِمۡ هُوَ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰهِ﴾ (سورۃ الاحزاب، 5)

ترجمہ: "تم ان (منہ بولے بیٹوں) کو ان کے باپ (کے ہی نام) سے پکارا کرو یہ (طریقہ) اللہ کے نزدیک پورے انصاف کی بات ہے"

تب بھی نبی کریم کی محبت میں کوئی کمی نہ آئی۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ نے آزاد کیا، ان کے ساتھ مشورے کیے، اور انہیں جنگی و سفارتی ذمہ داریاں بھی دیں۔

رضاعی رشتوں کا احترام:

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے رضاعی رشتوں کو نسبی رشتوں جیسا مقام دیا اور ان کے احترام کا خاص خیال رکھا۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیۡۤ اَرۡضَعۡنَكُمۡ وَ اَخَوٰتُكُمۡ مِّنَ الرَّضَاعَةِ﴾ (سورۃ النساء: 23)۔

ترجمہ: "اور تمھاری وہ مائیں جنھوں نے تمھیں دودھ پلایا ہے اور تمھاری بہنیں جو دودھ شریک ہیں"

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اپنی رضاعی ماں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بہت احترام فرماتے تھے۔ جب وہ مدینہ آئیں تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ان کے استقبال کے لیے کھڑے ہو گئے، اپنی چادر بچھائی اور ان کی خوب خاطر مدارت کی۔

(ابن سعد، الطبقات الکبریٰ: جلد 1، صفحہ 108)۔

اسی طرح آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے حضرت حارث بن عبد العزیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (رضاعی والد) اور حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا (رضاعی بہن) سے بھی عزت و محبت سے پیش آئے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

"رضاعت سے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو نسب سے ہوتی ہے" (صحیح مسلم: 1444)۔

یہ سیرت ہمیں سکھاتی ہے کہ رضاعی رشتوں کو بھی ویسی ہی محبت، عزت اور احترام دینا چاہیے جیسے خونی رشتوں کو دیا جاتا ہے۔

stepacademyofficial.com

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

(i) نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) نے نماز کے دوران اپنی نواسی کو کندھے پر اٹھایا:

(الف) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ✓

(ج) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے رضاعی والد کا نام تھا:

(الف) حضرت عبد المطلب (ب) حضرت ابو طالب

(ج) حضرت حارث بن عبد العزیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✓ (د) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(iii) قرآن مجید میں صلہ رحمی کا ذکر کس آیت میں موجود ہے؟

(الف) سورۃ البقرۃ: 183 (ب) سورۃ النساء: 1 ✓

(ج) سورۃ النور: 2 (د) سورۃ الاحزاب: 59

(iv) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رضاعی والدہ کا نام ہے:

(الف) حضرت آمنہ (ب) حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ✓

(ج) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(v) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: "جو رزق میں کشادگی اور عمر میں برکت چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ۔"

(الف) نماز قائم کرے (ب) رشتہ داروں سے تعلق جوڑے ✓

(ج) زیادہ روزے رکھے (د) صدقہ کرے

(vi) حضرت امام حسن و حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ساتھ نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا رویہ تھا:

(الف) رعب والا (ب) بے توجہی (ج) شفقت اور محبت والا ✓ (د) فاصلہ رکھنے والا

(vii) قرآن مجید میں رضاعی رشتوں کا تذکرہ آیا ہے:

(الف) سورۃ البقرۃ میں (ب) سورۃ النور میں

(ج) سورۃ النساء میں ✓ (د) سورۃ الانعام میں

(viii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رضاعی بہن کا نام ہے:

(الف) حضرت شیماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ✓ (ب) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ix) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے لقب عطا فرمایا:

(الف) خادم رسول کا (ب) محبوب رسول کا ✓ (ج) شہید اسلام کا (د) صحابی خاص کا

(x) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنی بیٹیوں سے کیسا سلوک فرماتے تھے؟

(الف) سختی سے پیش آتے (ب) عزت، محبت اور احترام سے ✓

(ج) روایتی انداز میں (د) بے رخی سے

stepacademyofficial.com

(xi) خاندانی برکت کے لیے اسلام میں کس چیز کو لازم قرار دیا گیا ہے؟

(الف) نکاح ✓ (ب) صلہ رحمی (ج) حج (د) زکوٰۃ

اضافی مختصر جوابی سوالات

(i) نبی کریم (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کا بچوں کے ساتھ سلوک کیسا تھا؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم بچوں کے ساتھ بے حد شفقت، نرمی اور محبت سے پیش آتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم ان کے جذبات کو سمجھتے اور ان کے مزاج کے مطابق تربیت کا اہتمام فرماتے۔

(ii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی رضاعی والدہ کا کیا نام تھا؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی رضاعی والدہ کا نام حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا۔ انہوں نے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو بچپن میں دودھ پلایا اور پالا پوسا۔

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے بچوں کو کیسے نماز سکھائی؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے بچوں کو نرمی سے نماز کا عادی بنایا۔ نماز میں نواسی کو کندھے پر اٹھا کر شفقت کا عملی مظاہرہ فرمایا۔

(iv) سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا کیا فرمان ہے؟

جواب: نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا: "فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔" یہ محبت، عزت اور مقام کی واضح نشانی ہے۔

(v) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا تعلق تھا؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیٹے جیسا سلوک فرماتے تھے۔ انہیں "محبوب رسول" کا درجہ دیا گیا۔

(vi) بیٹیوں کے ساتھ نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا سلوک کیسا تھا؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم بیٹیوں کو عزت دیتے، پیار سے پیش آتے اور سب کے سامنے ان کی عظمت بیان فرماتے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کھڑے ہو کر خوش آمدید کہتے۔

(vii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے خاندان کو مضبوط رکھنے کے لیے کیا تعلیم دی؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے صلہ رحمی اور حسن سلوک کی تعلیم دی۔ قرآن میں بھی رشتہ داروں سے جوڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(viii) نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے رضاعی رشتوں کا کیسا احترام کیا؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے رضاعی ماں، باپ، بہن اور خاندان کا ویسا ہی احترام کیا جیسے نسبی رشتوں کا کیا جاتا ہے۔ حضرت شیماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ محبت سے پیش آئے۔

(ix) خاندانی برکت کا راز کیا ہے؟

جواب: صلہ رحمی، عدل، محبت، اور حسن سلوک خاندانی برکت کا سبب بنتے ہیں۔ نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اس کی تاکید کی اور عمل کر کے دکھایا۔

(x) نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا خاندانی زندگی میں مجموعی کردار کیسا تھا؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی خاندانی زندگی عدل، محبت، تربیت، اور خیر خواہی پر مبنی تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ہر رشتہ دار کو ان کا حق دیا اور بہترین مثال قائم کی۔

stepacademyofficial.com

حل مشقی سوالات

سوال نمبر1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نصیحت فرمائی:

(الف) صرف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کی ✓ (ب) اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کی

(ج) غریبوں کا خیال رکھنے کی (د) ہمسایوں کا خیال رکھنے کی

(ii) نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نصیحت فرمائی:

(الف) کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کی ✓ (ب) اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے کی

(ج) کسی سے سوال نہ کرنے کی (د) بزرگوں کا احترام کرنے کی

(iii) نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے حضرت ابو طالب کی وفات کے سال کو قرار دیا:

(الف) عام الحزن ✓ (ب) عام الھم (ج) عام الفیل (د) عام الشتاء

(iv) نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے صدقہ کی کھجور کھانے سے منع فرمایا:

(الف) حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ✓ (ب) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو

(ج) حضرت عمر بن ابی اسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (د) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(v) غزوۂ بدر میں شمولیت کے بغیر بھی بدری صحابی کا درجہ دیا گیا

(الف) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ✓ (ب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(ج) حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (د) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

سوال نمبر2: مختصر جواب دیں۔

(i) نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کیسے تربیت فرمائی؟

جواب: نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے بچپن ہی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق قائم کرنے کی نصیحت فرمائی، کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ہی سوال کرو اور اسی سے مدد مانگو۔

(ii) فرمانِ نبوی کی روشنی میں کھانے کے دو آداب تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے فرمایا کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھو۔ اور دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

(iii) خاندان کے سربراہ کے لیے سیرتِ طیبہ میں کیا عملی رہنمائی ہے؟

جواب: نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے بطور سربراہِ خاندان شفقت، عدل، اور محبت کا عملی نمونہ پیش فرمایا، ہر بیوی کے حقوق برابر ادا کیے اور بچوں کی تربیت بھی بنفس نفیس فرمائی۔

(iv) نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کی اپنی اولاد کے ساتھ محبت کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملاقات کے وقت کھڑے ہو جاتے، ان کا بوسہ لیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

stepacademyofficial.com

(۷) نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کیسا سلوک کیا؟

جواب: جب حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا (رضاعی بہن) نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کے پاس آئیں، تو آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے ان کے لیے اپنی چادر بچھائی اور عزت واحترام سے پیش آئے اور انھیں تحائف دے کر رخصت فرمایا۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

ھ سربراہِ خاندان کی حیثیت سے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے مثالی کردار پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: جواب کے لیے دیکھیں اس سیکشن کا سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ واساتذہ کرام

☆ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے سربراہِ خاندان کے حسنِ معاملات کے چند واقعات سنائیں جو سبق میں شامل نہ ہوں۔

☆ روزمرہ زندگی میں سربراہِ خاندان کی ایسی دس خوبیوں کی فہرست بنائیں جن کو اپنا کر ایک مثالی خاندان کی تشکیل کی جاسکتی ہے۔

☆ طلبہ درج ذیل میں سے سربراہِ خاندان کے درست رویوں کی نشان دہی کریں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ ان رویوں کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

مشاورت   بے جا سختی   نگرانی   بے جا تنقید   حوصلہ افزائی   اظہارِ رائے کی آزادی

☆ سربراہِ خاندان کی ذمہ داریوں میں سے پانچ ایسی ذمہ داریوں پر نشان لگائیں جو آپ اپنے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

ذمہ داریاں   بلوں کی ادائیگی   پودوں کی دیکھ بھال   سودا سلف کی خریداری

باورچی خانہ کی دیکھ بھال   گھر کی صفائی   تنازعات کا حل   مشاورت

ہجوم والی جگہوں پر افرادِ خانہ کی نگرانی

stepacademyofficial.com